www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:17 ☆ تاریخ:23 اپریل 2018 تا 29 اپریل 2018ء بمطابق 06 شعبان 12 شعبان 1439ھ ☆ صفحات:16

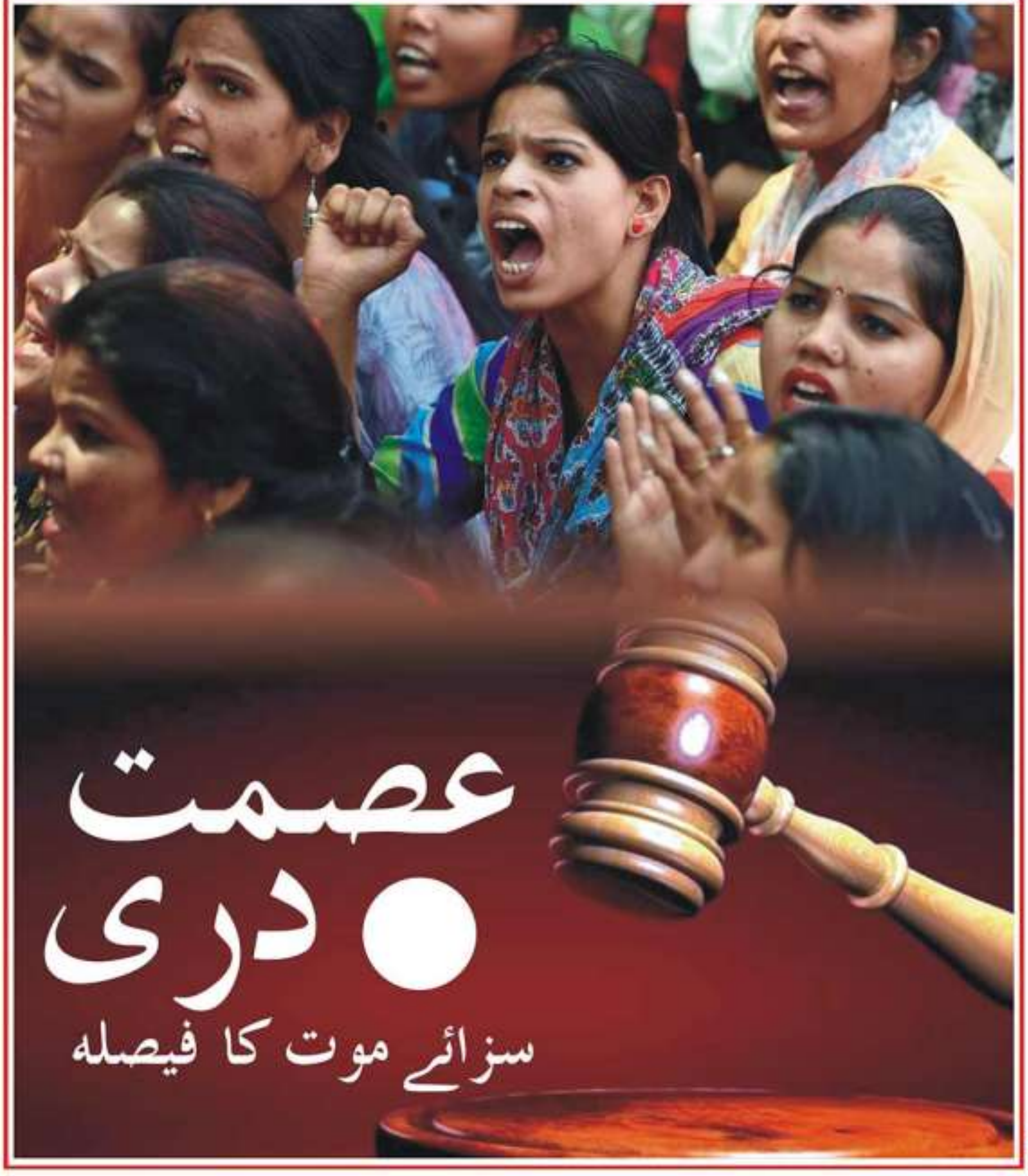

عصمت دری کیخلاف سخت قانون جاری

12سال تک عمر کی بچیوں کے ساتھ ریپ پر سزائے موت دینے کا اعلان

نئی دہلی: وزیراعظم کی رہائش گاہ پر بچوں کے ساتھ ہونے جنسی استحصال معاملے میں ترمیم کے لئے کرمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ 2018 کابینہ میں منظور ہوگیا ہے۔ تقریباً تین گھنٹے چلی میٹنگ میں مختار عباس نقوی، اوما بھارتی اور اسمرتی ایرانی، پیوش گوئل، جے پی نڈا، روی شنکر پرساد، ڈاکٹر ہرش وردھن بھی موجود تھے۔ مرکزی کابینہ کی میٹنگ وزیراعظم کی رہائش گاہ پر بلائی گئی تھی۔ اس میٹنگ میں پوکسو ایکٹ (POCSO Act) میں ترمیم اور آرڈیننس لانے پر غور وخوض کیا گیا۔ پوکسو ایکٹ میں ترمیم کے ذریعہ 12 سال کی کم عمر کی بچیوں کے ساتھ عصمت دری پر زیادہ سے زیادہ موت کی سزا کرنے پر کابینہ میٹنگ میں بحث کی گئی۔ اس میٹنگ میں فوجداری ترمیمی بل 2018 پر بھی آرڈیننس کی شکل میں بحث کی گئی۔ واضح رہے کہ یہ پارلیمنٹ میں ابھی زیر غور ہے۔ پوکسو ایکٹ میں تبدیلی کو منظوری، اب 12 سال سے کم عمر کی بچیوں سے ریپ پر موت کی سزا۔ مرکزی کابینہ کی میٹنگ وزیراعظم کی رہائش گاہ پر بلائی گئی تھی۔ اس میٹنگ میں پوکسو ایکٹ میں ترمیم اور آرڈیننس لانے پر غور وخوض کیا گیا۔ سپریم کورٹ کو جواب دیتے ہوئے حکومت نے بتایا کہ وہ پوکسو ایکٹ میں ترمیم کی تیاری کررہی ہے۔ اس ایکٹ میں تبدیلی کے بعد 12-0 سال کی بچیوں کے ساتھ عصمت دری اور جرم کے معاملے میں اب موت کی سزا کی تجویز کی جارہی ہے۔ معاملے کی آئندہ سماعت 27 اپریل مقرر کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق پوکسو ایکٹ میں ترمیم کو لے کر سپریم کورٹ میں عرضی کی سماعت کرتے ہوئے کورٹ نے حکومت سے پوچھا تھا کہ وہ بچیوں کے ساتھ عصمت دری کے واقعات میں ہورہے اضافہ کو روکنے کے لئے قانون میں کس طرح کی تبدیلی کررہی ہے۔ اس پر حکومت نے بتایا تھا کہ پوکسو ایکٹ میں ترمیمی عمل شروع کرنے پر غور کیا جارہا ہے۔ اس ترمیم کے بعد 12-0 سال کی بچیوں کے ساتھ عصمت دری اور جرائم کے معاملوں میں اب موت کی سزا کی تجویز کی جارہی ہے۔ بچوں کے حقوق کے لئے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم کرائی (چائلڈ رائٹس اینڈ یو) کے مطابق ہندوستان میں ہر 15 منٹ میں ایک بچہ جنسی استحصال کا شکار ہوتا ہے اور گذشتہ 10 سالوں میں نابالغ کے خلاف جرائم میں 500 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ ایک رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ بچوں کے خلاف ہونے والے جرائم کے معاملوں میں سے 50 فیصد سے بھی زیادہ محض پانچ ریاستوں میں درج کئے گئے۔ ان ریاستوں میں اتر پردیش، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، دہلی اور مغربی بنگال شامل ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ 10 سالوں میں نابالغوں کے خلاف جرائم میں 500 فیصد سے زیادہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور 2016 میں 1,06,958 معاملے سامنے آئے جبکہ 2006 میں یہ تعداد 18,967 تھی۔

محبوبہ مفتی کا خیر مقدم

خواتین کو عزت اور بیداری پر زور

جموں/ وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے 12 برس تک کے بچوں کی عصمت ریزی کے قصورواروں کو موت کی سزا دینے کے مرکزی کابینہ کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس فیصلے سے ملک میں خواتین اور کمسن بچیوں کے خلاف جرائم پر قابو پانے میں کافی حد تک مدد ملے گی۔ مرکزی کابینہ نے اس حوالے سے آج ایک آرڈیننس کو منظوری دی۔ وزیراعلیٰ نے مرکزی کابینہ کی طرف سے موجودہ قوانین میں سخت ترامیم کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس عمل سے عصمت دری کے معاملات کی تحقیقات اور تیز تر پیروی ممکن ہوسکے گی اور قصورواروں کو بھی سخت سزا دی جاسکے گی۔ محبوبہ مفتی نے خواتین کے خلاف جرائم کا حصہ نہ بننے کے لئے سماجی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کو عزت دینے اور ان کے حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کی جانی چاہئے تاکہ خواتین اور لڑکیوں کو جرائم سے پاک ماحول فراہم کیا جاسکے۔ وزیراعلیٰ نے اس عزم کو دہرایا کہ ان کی حکومت ریاست میں بھی اسی طرح کے قوانین لانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ خواتین کے خلاف جرائم کا خاتمہ کیا جاسکے۔

اقوام متحدہ میں امریکہ کی نمائندہ نمریتا رندھاوا کی زندگی کی مختصر داستان

جب یروشلم کو اسرائیل کی دارالحکومت قرار دینے کے ٹرمپ کے فیصلے کے خلاف یو این میں قرارداد منظور ہوئی اور ہیلی کو ناکامی کا سامنا ہوا

ولایت ٹائمز ڈیسک

اصل نام: نمریتا رندھاوا
تاریخ پیدائش: 20 جنوری 1972ء
جائے پیدائش: بمبرگ، ریاست جنوبی کارولینا، امریکہ
شہریت: امریکہ، بھارت
مذہب: مسیحیت
والد کا نام: اجیت سنگھ رندھاوا
شریک حیات: مائیکل ہیلی
بچے: 2
تعلیم: کلیمسن یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں
عملی زندگی:
نمریتا رندھاوا (المعروف نکی ہیلی) بھارت سے تعلق رکھنے والی امریکی سیاست دان ہیں جو امریکی ریپبلکن پارٹی سے وابستگی رکھتی ہیں۔ ہیلی کے والدین کا تعلق ایک سکھ گھرانے سے ہیں جو بھارتی پنجاب کے شہر امرتسر سے کینیڈا اور پھر امریکہ ہجرت کر گئے تھے۔

12 جنوری 2011ء میں ہیلی امریکی ریاست جنوبی کارولینا کی 116 ویں گورنر بنیں اور وہ اس عہدے پر 24 جنوری 2017 تک فائز رہیں۔
وہ پہلی خاتون ہیں جو اس منصب پر محض 42 سال کی عمر میں فائز ہوگئیں، نیز وہ امریکی تاریخ میں اب تک کم عمر ترین گورنر کے عہدے پر فائز ہونے والی شخصیت ہیں۔
علاوہ ازیں ہیلی امریکی ریاست لوزیانا کے گورنر بوبی جندال کے بعد دوسری بھارتی امریکی ہیں جو ریاست کے گورنر کے عہدے پر فائز ہوئیں۔
27 جنوری 2017 میں نکی ہیلی کو اقوام متحدہ میں امریکہ کی نمائندگی کیلئے مقرر کردیا گیا، نکی ہیلی اقوام متحدہ میں امریکہ کی مقرر کردہ 29 ویں نمائندہ ہیں۔ نکی ہیلی کے حوالے سے مشہور ہے کہ وہ امریکی صدر ٹرمپ کی طرح سخت گیر، اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کرنیوالی اور اسرائیل کی بھرپور حمایت کرنے والی شخصیت ہیں۔
نکی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو سے بھی زیادہ اسرائیلی ہیں، شام، ایران، روس، فلسطین اور پاکستان کے حوالے سے نکی ہیلی جیسے اقوام متحدہ میں مخالف موقف اپناتے ہوئے ان ممالک کے خلاف انتہائی سخت اور عالمی اخلاقیات کے مخالف زبان استعمال کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں جس کی وجہ سے انہیں کئی مواقع پر ان ممالک کی طرف سے منہ توڑ جواب وصول ہوتے ہیں۔
دسمبر 2017ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بیت المقدس کو ٹرمپ کے حوالے سے اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کے فیصلے کے خلاف ترکی اور یمن کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی تھی، قرارداد پر ووٹنگ سے قبل ہیلی نے یا ہوگئیں تھی اور ان تمام ممالک کو دھمکیاں دینے لگ گئیں جو اس قرارداد کی حمایت کرنے جارہے تھے کہ امریکہ نے ان کی امداد بند کردی ہے۔
ٹرمپ کے فیصلے کے خلاف قرارداد منظور ہوئی اور ہیلی کو ناکامی کا سامنا ہوا، نکی ہیلی کے حوالے سے اگر کہا جائے کہ وہ اقوام متحدہ میں ٹرمپ کی ترجمان ہیں تو بے جانہ ہوگا، ان کا لب و لہجہ، طریقہ کار اور انتہا پسندی ٹرمپ جیسی ہی ہے، نکی کا شمار اس وقت امریکہ کی طاقتور ترین خواتین میں ہوتا ہے۔ حالیہ شام مسئلہ پر جھوٹ کا سہارا لیا تاہم اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔

شام پر حملہ... امریکہ کی کامیابی یا رسوائی؟

یہاں انسان تھوڑا سا بھی غور کرے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ امریکہ کتنی منافقت سے دنیا والوں کو بے وقوف بنانے کی حماقت کررہا ہے، کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بہانہ خود امریکہ کا خود ساختہ ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں، شام نے کوئی کیمیائی ہتھیار استعمال نہیں کیا ہے، فرض کریں شام ایسا کر بھی رہا ہو تو اسے اس حرکت سے روکنے کا جواز عقلاً صرف اس ملک کو حاصل ہے جس نے ماضی اور حال میں کیمیائی ہتھیار کو ہاتھ نہ لگایا ہو، کیا امریکہ نے ایٹمی اور کیمیائی ہتھیار استعمال کرکے دنیا کے مختلف شہروں اور علاقوں کو ویران کرنے کا سب سے زیادہ ریکارڈ قائم نہیں کیا ہے؟ اس وقت سب سے زیادہ کیمیائی مواد بننے کے فیکٹریز امریکہ رکھتا ہے، تو کس منہ سے امریکہ نے کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے کا بہانہ بنا کر شام پر حملہ کیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ شام نے اقوام متحدہ کی تحقیقاتی ٹیم کو آکر چیک کرنے کی دعوت دی ہوئی تھی تو ان کی تحقیقی رپورٹ آنے سے قبل امریکہ کو حملہ کرنے کی اجازت کس نے دی؟ بہرصورت امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے اس بزدلانہ حملے کا نتیجہ برا نکلے گا. یہاں یہ بات کہنا لازمی ہے کہ شام نے سال 2013ء میں عالمی کیمیائی تنظیم کے حوالے تمام کیمیائی ہتھیار سپرد کئے ہیں.

تحریر: محمد حسن جمالی

امریکہ پوری دنیا میں سپر پاور ہونے کا دعویدار ہے، وہ سارے ممالک کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھنا چاہتا ہے، اس کی منطق یہ ہے کہ روئے زمین پر حکمرانی کا حق صرف اسی کو حاصل رہنا چاہئے، وہ آقا بن کر دنیا کے سارے ممالک کو اپنی غلامی میں رکھنا چاہتا ہے۔ اس بے بنیاد اور عقل انسانی کے خلاف سوچ کے مطابق شیطان بزرگ امریکہ نے پوری دنیا میں انسانیت سوز مظالم کی آگ شعلہ ور کرکے کرۂ ارض پر بشریت کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ یوں بزعم خود وہ اپنی طاقت کا لوہا منوا رہا ہے، اپنے اسی ناپاک ہدف کی تکمیل کے لئے امریکہ نے افغانستان، عراق، لیبیا، حلب اور شام وغیرہ پر مظالم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ طالبان، القاعدہ اور داعش، جیسے درندہ صفت ٹولوں کی مدد سے مسلمانوں کو دہشتگردی کی آگ میں جلا کر خاکستر کرنے کی کوشش کی گئی، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرکے انہیں ایک دوسرے کا جانی دشمن بنانے کے منصوبے کو عملی کیا مگر چشم فلک نے دیکھ لیا کہ امریکہ کو ان تمام برے عزائم میں پسپائی، ذلت اور شکست کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔

جب ہر طرف سے ام الفساد کو مایوسی، ناامیدی اور ناکامی کا سامنا ہوا تو اس نے ایک نئی شیطانی مہم چلائی، اسرائیل اور سعودی عرب کے مشورے سے، ریاض میں ایک کانفرنس رکھوائی، جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہان کو شرکت کرنے کی دعوت دی گئی، چنانچہ بالواسطہ یا بلاواسطہ جن ممالک نے امریکہ کی غلامی قبول کر رکھی تھی ان کے سربراہان مقررہ وقت پر ریاض پہنچے اور کانفرنس میں شرکت کرکے اس کی رونق میں اضافہ کرنے کا باعث بنے، کانفرنس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خصوصی خطاب کیا، انہوں نے اپنے خطاب میں ایران کے خلاف کھلے الفاظ میں تنقید کرکے اپنے دل کی بھڑاس نکالی، اس نے ایران کو دنیا بھر میں دہشت گردی کا سرغنہ قرار دے کر پوری دنیا کو اپنا منافقانہ چہرہ دکھایا، کیونکہ پوری دنیا جانتی تھی کہ دہشتگردوں کا باپ خود امریکہ ہے، ایران ہی وہ واحد اسلامی ملک ہے جو حقیقی معنوں میں سینہ تان کر دہشتگردی کا مقابلہ کر رہا ہے، خطاب کے ضمن میں امریکی صدر نے حزب اللہ، یمن، شام اور عراق کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اس کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے معاہدہ کو منسوخ کرنے اور اس کے خلاف دوبارہ پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی بھی دی۔

کانفرنس برخاست ہوتے ہی امریکی وزیر خارجہ ریکس ٹلرسن نے ریاض میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ ہونے والے 110 ارب ڈالر کے معاہدے کا مقصد ایرانی اثر ورسوخ کو روکنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کیلئے اسلحہ کے پیکج سے نہ صرف سعودی عرب بلکہ پورے خلیجی خطہ کو استحکام حاصل ہوگا۔ یوں ڈونلڈ ٹرمپ نے مختلف ممالک کے سربراہوں سے ایران اور اس کے اتحادیوں کے خلاف متحد ہوکر مقابلہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کا نام ظاہری طور پر تو دہشتگردی کے خلاف اتحاد رکھا گیا مگر حقیقت میں وہ ایران کے خلاف متحد ہوئے تھے، چنانچہ اس کے بعد سے دیکھا یہ جارہا ہے کہ امریکہ ایران کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لئے اپنی مہم کے دائرے کو وسیع کرتا جارہا ہے، ایران پر اقتصادی پابندی، یمن پر سعودی عرب کے ذریعے ظلم و ستم اور شام پر حملہ کرنے کا واحد ہدف ایران کو کمزور کرنا تھا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عملی طور پر کیا امریکہ ایران کو کمزور کرنے میں کامیاب بھی ہوا؟ ہر انصاف پسند انسان کا جواب یہ ہے کہ نتیجہ بالکل برعکس نکلا، ایران عسکری، اقتصادی، سیاسی علم اور ٹیکنالوجی غرض تمام میدانوں میں قوی تر اور طاقتور ہوا، امریکہ اور اسرائیل سے مقابلہ کرنے کے لئے ایرانی آرمی کی ہمت اور جرات میں اضافہ ہوا، ایرانی قوم نے پوری ہوشیاری اور بصیرت سے امریکہ و اسرائیل کے ناپاک عزائم کو سمجھتے ہوئے اپنی صفوں میں اتحاد کو مستحکم تر کیا۔ اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ امریکہ اپنی شکست خوردہ حالت پر باقی رہ جاتا، لیکن اس کی ضد، ہٹ دھرمی اور غرور نے حلب اور شام میں کمرشکن شکست سے دوچار ہونے کے باوجود امریکہ کو اپنے نمک خوار فرانس اور برطانیہ سے مل کر ایک بار پھر شام پر جارحانہ حملہ کرنے پر مجبور کیا۔ عالمی رپورٹ کے مطابق امریکہ، فرانس اور برطانیہ نے مل کر شام پر 120 تک بم میزائل چھوڑے، بہانہ یہ تراشا گیا کہ شام کیمیائی ہتھیار استعمال کر رہا ہے جو بین الاقوامی قوانین کی سراسر خلاف ورزی ہے، ہم نے شام کو بار بار خبردار کیا لیکن وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آیا لہٰذا ہم نے شام کو سبق سکھانے کے لئے مل کر حملہ کیا ہے۔

یہاں انسان تھوڑا سا بھی غور کرے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ امریکہ کتنی منافقت سے دنیا والوں کو بے وقوف بنانے کی حماقت کر رہا ہے، کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بہانہ خود امریکہ کا خود ساختہ ہے حقیقت سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں، شام نے کوئی کیمیائی ہتھیار استعمال نہیں کیا ہے، فرض کریں شام ایسا کر بھی رہا ہو تو اسے اس حرکت سے روکنے کا جواز عقلاً صرف اس ملک کو حاصل ہے جس نے ماضی اور حال میں کیمیائی ہتھیار کو ہاتھ نہ لگایا ہو، کیا امریکہ نے ایٹمی اور کیمیائی ہتھیار استعمال کرکے دنیا کے مختلف شہروں اور علاقوں کو ویران کرنے کا سب سے زیادہ ریکارڈ قائم نہیں کیا ہے؟ اس وقت سب سے زیادہ کیمیائی مواد بننے کے فیکٹریز امریکہ رکھتا ہے، تو کس منہ سے امریکہ نے کیمیائی ہتھیار استعمال کرنے کا بہانہ بنا کر شام پر حملہ کیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ شام نے اقوام متحدہ کی تحقیقاتی ٹیم کو آکر چیک کرنے کی دعوت دی ہوئی تھی تو ان کی تحقیقی رپورٹ آنے سے قبل امریکہ کو حملہ کرنے کی اجازت کس نے دی؟ بہرصورت امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے اس بزدلانہ حملے کا نتیجہ برا نکلے گا۔ یہاں یہ بات کہنا لازمی ہے کہ شام نے سال 2013ء میں عالمی کیمیائی تنظیم کے حوالے تمام کیمیائی ہتھیار سپرد کئے ہیں۔

امریکہ نے دنیا کو اپنی بہادری دکھانے کے لئے یہ اقدام کیا تھا مگر شام کی طرف چھوڑے ہوئے میزائل کی کثیر تعداد کو بشار الاسد کی فوج نے فضا میں ہی ناکارہ بنایا گیا، جس سے دنیا والوں پر امریکہ کی اصلی طاقت کی کمزوری اور شامی افواج کی شجاعت اور بہادری واضح ہوگئی۔ اس سلسلے میں سی این این کا تجزیہ نگار فریڈرک پلیٹکن کہتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی شام کے خلاف فوجی کارروائی غیر موثر واقع ہوئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس فوجی کارروائی کا شام آرمی کی صلاحیتوں پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ الٹا شام کا دفاعی میزائل ڈیفنس سسٹم فائر کئے گئے میزائلوں کی بڑی تعداد مار گرانے میں کامیاب رہا ہے۔ اسی طرح اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریش نے اسی حقیقت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: "انتقام لینے کی نیت سے سرد جنگ کا دوبارہ آغاز ہو چکا ہے۔" یہ ایک ایسا امر نہیں جسے عالمی سطح پر مثبت تبدیلی یا مطلوبہ سیاسی نتیجہ قرار دے کر اس پر فخر کا اظہار کیا جا سکے۔ درحقیقت امریکہ، برطانیہ اور فرانس نے شام پر غیر قانونی فوجی کارروائی کرکے خود کو ہی مشکل میں پھنسا لیا ہے۔ گویا شام پر حملہ کرکے امریکہ کی رسوائی ہی رسوائی ہوئی۔

اسلامی قوانین کے روسے "زن" کا مقام اونچا اور قابل احترام

☆ سیاست مانند عبادت

☆سیاست میں خواتین کا کردار اہم

نو منتخب پی ڈی پی صدر خواتین ونگ سفینہ بیگ

سرینگر(کشمیر نیوز بیورو) نامور وکیل اور سیاست دان سفینہ بیگ جنہیں حال ہی میں پی ڈی پی کی شعبہ خواتین کا صدر منتخب کیا گیا نے کہا کہ وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی کی قیادت میں ہم اس کیس میں تیز رفتاری سے انصاف دلانے کو یقینی بنائیں گے اور مجرموں کو سزا دیں گے جو کٹھوعہ کے عصمت دری اول قتل میں ملوث ہیں۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ سینئر ایڈیٹر میر محمد وسیم سے براہ راست ایک انٹرویو کے دوران سفینہ بیگ نے کئی مسائل پر بات کی۔ پی ڈی پی کی شعبہ خواتین کی ذمہ داری سنبھالنے کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ، شروع میں میں یہ کہوں گی کہ خواتین ہر سماج کی 50 فیصد انسانی وسائل ہوتی ہے اور جب تک ہر شعبے میں ان کی شرکت نہ ہو تب تک سماج نامکمل ہے۔ ہمارے مذہب اسلام نے عورت کو ایک اونچا مقام دیا ہے اور ان کا کردار تسلیم کیا ہے۔ سیاست میں خواتین کو اہم کردار انجام دینے کی ضرورت ہے خصوصاً خواتین بہترین منتظمین

ہیں اور اندرونی خصوصیات و ہمدردی خواتین کو سیاست کے میدان میں زیادہ موزوں بناتی ہیں۔ جن مقابلوں کو مجھ سونپا گیا ہے وہ سنگین ہیں مگر میں کہنا چاہوں گی کہ کشمیر میں خواتین کو متحرک انداز میں سیاست میں حصہ لینا چاہیے کیونکہ تنازعہ کی وجہ سے زیادہ تر خواتین متاثر ہوتی ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سیاست کو عبادت کی طرح لینا چاہیے، سیاست کو ایمانداری اور دیانتداری کی طرح انجام دینا چاہیے۔ میں دونوں مین اسٹریم اور علاحدگی پسند سیاستدانوں سے درخواست کرنا چاہوں گی کہ وہ کشمیر کے چلتے ہوئے مسائل کو سیاست سے نہ جوڑیں، لوگوں کے روزمرہ مسائل ہیں، یہاں بہت سے سماجی، معاشی، ماحولیاتی مسائل ہیں جن کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے اور ان کا موازنہ کشمیر کے سیاسی مسئلہ کے حتمی حل سے نہیں کیا جا سکتا۔ کٹھوعہ واقعہ میں انصاف کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ، مجھے اپنے اداروں اور وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی پر پورا بھروسہ ہے۔ پورے ہندوستان کی رائے اور عالمی سطح کی رائے اس مسئلہ کے متعلق مثبت ہے سوائے کچھ عناصر کے جو اقلیت میں ہیں کی حرکات خلاف معمول ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اس کیس میں تیز رفتاری سے انصاف دلانے کو یقینی بنائیں گے اور مجرموں کو سزا دیں گے جو کٹھوعہ کے عصمت دری اول قتل میں ملوث ہیں۔ کیا اس مسئلہ میں جموں و کشمیر کو تقسیم کرنے کی طاقت موجود ہے، کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہماری ریاست تقطیب (پولارائزیشن) برداشت نہیں کر سکتی اور میں جموں کے عوام کی تعریف کرنا چاہوں گی جنہوں نے جنونی عناصر کے انتشار پھیلانے کے باوجود متاثرہ کا ساتھ دیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں مین سٹریم سیاست میں آنے سے سب سے زیادہ خواتین ہچکچاتی ہیں اور میں چاہوں گی کہ ہماری تنظیم کی اہلیت بیج پالیسی کو زمینی سطح پر لے جاؤں اور فیصلہ سازی میں خواتین کی شرکت یقینی بناؤں۔ میں زمینی سطح کے نبض کو پہچاننے کے لیے تشدد اور سرحدی تناؤ سے متاثرہ خواتین کو شامل کروں گی۔ وردی پہن کر خواتین کے خلاف جرائم میں ملوث افراد پر قانونی کارروائی نہ ملانے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتی اور اس کا دارومدار کیس پر ہوتا ہے اور کس طرح آپ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ سماجی میڈیا کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ آج سماجی میڈیا کا سیاست اور دیگر شعبوں میں غالب کردار ہے مگر بدقسمتی سے کشمیر میں کچھ عناصر اسے کردار سازی کے ہتھیار کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں۔ اس پر مضبوط تنقید ہونی چاہیے مگر غیر اخلاقی اور غلط زبان کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ مخالف نظریات کی رائے لینے کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ، مجھے مخالف نظریہ رکھنے والوں سے مثبت رائے لینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔ بچوں کے جنسی استحصال کو روکنے کے حوالے سے مزید اقدامات کرنے پر ان کا کہنا تھا کہ، عصمت دری اور بچوں کا جنسی استحصال کرنے والوں کو سزا دینے کے لیے ہمیں تمام موجودہ قوانین کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور انہیں وقت کے تقاضوں کے مطابق مزید مضبوط بنانا ہوگا۔ ایسے بے شرم حرکات انجام دینے والوں کو مثالی سزا دینے کی ضرورت ہے اور کچھ گمراہ ہوئے افراد کی حرکات کی وجہ سے ہم پورے ملک کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ ایسے واقعات پر وہ ایک متفقہ رائے اپنائیں کیونکہ اس کی وجہ سے بہت بدنامی اٹھانی پڑتی ہے۔ خواتین کے لئے کوئی پیغام دینے کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ، خواتین کو زیادہ دفاعی نہیں رہنا چاہیے کیونکہ ہم سماج کی برابر حصہ دار ہیں، میرا ماننا ہے کہ خواتین کو جارحانہ ہونا چاہئے۔

تیز آندھی، بادل پھٹنے کے واقعات کی وجہ سے جنوبی کشمیر میں لوگ گھروں میں سہم گئے، درجنوں مکانوں کے چھت اڑ گئے، درخت اکھڑ آئے، بجلی نظام درہم برہم

سرینگر/ وادی کشمیر میں جاری موسلادار بارشوں کے بیچ جنوبی کشمیر کے درجنوں علاقوں میں تیز آندھی، بادل پھٹنے اور بجلی کڑکنے کی آواز سے لوگوں میں خوف و ہراس کی لہر پائی جاری ہے جبکہ تیز آندھی کے نتیجے میں جہاں درجنوں مکانات کے چھت اڑ گئے وہیں درختوں اکھڑ آنے سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ اسی دوران لوگوں نے پی ڈی ڈی اور سیول انتظامیہ کے خلاف زبردست غم و غصہ کی لہر دوڑ رہی ہے اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ برقی رو فراہم کرنے کیلئے جلد از جلد اقدامات اٹھائے جائیں۔ اطلاعات کے مطابق خراب موسمی صورتحال اور تازہ بارشیں اور کئی مقامات پر ژالہ باری کی وجہ سے شمال و جنوب میں میوہ جات مکمل طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ گئے جبکہ سبزیوں کی کیاری، سرسوں اور دوسری فصلیں مکمل طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ گئیں۔ کئی عمر رسیدہ افراد کے مطابق انہوں نے زندگی اس قدر کی موسمی صورتحال نہیں دیکھی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق ان علاقوں میں گزشتہ کئی دنوں میں مسلسل بارشیں ہوئی جس کی وجہ سے سیب اور کھڑی فصلوں کا اب نام و نشان تک باقی نہیں رہ گیا ہے۔ ادھر جنوبی کشمیر کے درجنوں علاقوں میں جمعہ کے بعد دوپہر اس وقت خوف و دہشت پھیل گیا جب تیز آندھی، بادل پھٹنے اور بجلی کڑکنے کی واقعات رونما ہونے کے بعد لوگ گھروں میں سہم کر رہ گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ تیز ہواؤں اور کئی مقامات پر زبردست ژالہ باری کے نتیجے میں کھڑی فصلوں اور سیب کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ وقفے وقفے سے بارشیں ہونے کے باعث باغ مالکان اور کسان خون کے آنسوں رونے پر مجبور ہو گئے ہیں اور ان کی سال بھر کی آمدنی کے ذرائع مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ کئی سیاسی، سماجی تنظیموں نے سرکار سے مطالبہ کیا ہے کہ جن علاقوں میں شدید بارشیں اور ژالہ باری ہوئی ہے اور کھڑی فصلوں میوہ جات کو نقصان پہنچا ہے ان علاقوں کے متاثرین کی امداد کے سلسلے میں فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔ ادھر نمائندے نے بتایا کہ وچی پورہ اور ترال کے درجنوں علاقوں میں اس وقت خوف و دہشت کی لہر پھیل گئی جب اچانک تیز آندھی اور بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ تیز آندھی کی وجہ سے کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچ گیا ہے جبکہ درجنوں علاقوں میں بجلی پول اور درخت اکھاڑ آئے جس کے نتیجے میں بجلی کا نظام مکمل طور پر ٹھپ ہو کر رہ گیا۔ تیز آندھی کے نتیجے میں درجنوں درخت اکھڑ آئے جس کے نتیجے میں سڑکوں پر ٹریفک کی نقل و حمل بھی بند ہوئی جبکہ کئی مقامات پر مکانوں کو بھی شدید نقصان پہنچ گیا ہے۔ اسی دوران تیز ہوائیں کے دوران ترسیلی لائنیں، بجلی کے کھمبے گر جانے کی وجہ سے اکثر علاقوں میں بجلی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے درجنوں علاقوں میں بجلی کے کھمبے اکھڑ جانے کے باعث سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی یہ علاقے گھپ اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں اور جب متعلقہ علاقوں کے لوگ محکمہ پی ڈی ڈی کے حکام سے بجلی پول نصب کرنے ترسیلی لائنوں کی مرمت کرنے کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں تو متعلقہ محکمہ کے اہلکاروں سے یہ کورا جواب مل رہا ہے کہ محکمہ کے پاس فنڈس کی عدم دستیابی ہے جس کی وجہ سے فی الحال نئے بجلی پول نصب کرنے اور ترسیلی لائنوں کی مرمت کرنے سے قاصر ہیں۔ فنڈس دستیاب ہونے کے بعد ہی اس طرح کی کارروائیاں عمل میں لائی جا سکتی ہیں۔

نام نہاد خطباء کا منبر کو تفرقہ پھیلانے کیلئے استعمال کرنا ایک سازش

مختلف مسالک اسلامی کیخلاف نفرت پھیلانے والے افراد سے بائیکاٹ کرنے کی میرواعظ کی عوام سے اپیل

سرینگر/ انجمن نصرۃ الاسلام کے زیر اہتمام کشمیر کی قدیم تعلیمی دانشگاہ نصرۃ الاسلام ہائیر سیکنڈری سکول کے مرکزی آڈیٹوریم میں ایک پروقار سیرتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انجمن کے صدر اور کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین میرواعظ ڈاکٹر مولوی محمد عمر فاروق نے پیغمبر اسلام حضرت نبی رحمت ﷺ کی عظیم شخصیت اور آفاقی انسان ساز تعلیمات کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام کے ساتھ بھرپور وابستگی اور رسول رحمت ﷺ کی سیرت پاک کو عملی زندگی میں اپنانے سے ہی ہمارے جملہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ میرواعظ نے کہا کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات اور اقدار کے فروغ اور ایک بہتر، ذمہ دار اور اخلاقی اقدار کے حامل معاشرہ سازی کیلئے اسلام کے اعلیٰ اقدار اور رسول رحمت ﷺ کی آفاقی تعلیمات کو زندگی کے ہر شعبے میں رہنما بنائے بغیر موجودہ سیاسی، سماجی، معاشرتی اور ملی مسائل کا حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق میرواعظ نے وطن عزیز کی انتہائی سنگین اور اضطراب انگیز صورتحال پر گہری فکر و تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ننھی آٹھ سالہ آصفہ کے معاملے کو انسانی نقطہ نظر سے دیکھنے کے بجائے اس مسئلہ پر جس طرح کچھ حلقوں کی جانب سے سستی سیاستکاری کی جا رہی ہے وہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ نے پوری انسانیت کو شرمسار کر دیا ہے اور یہ ہمارا متفقہ قومی مطالبہ ہے کہ اس دردناک واقعہ میں ملوث مجرمین کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ میرواعظ نے کہا کہ ایک طرف کشمیری عوام کو سنگین نوعیت کے سیاسی، سماجی اور دوسرے مسائل کا سامنا ہے اور دوسری طرف ہمارے کچھ نام نہاد واعظین اور خطیب حضرات پوری قوم کیلئے ایک مسئلہ بن گئے ہیں۔ یہ لوگ مقدس منبرو محراب سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے عظیم اور انسانیت ساز پیغام اور تعلیمات کی تبلیغ کرنے اور سماج اور معاشرے کو درپیش مسائل اور مشکلات کے ازالے کیلئے مثبت کوششوں کے بجائے مسلکی اور فروعی معاملات اور مسائل کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے کیخلاف شرانگیزی اور فتویٰ بازی کے عمل میں لگے ہیں اور ایک دوسرے کے مسالک پر رکیک حملے کر کے مسلکی منافرت کو ہوا دیکر کشمیر میں صدیوں سے چلی آرہی ملی اخوت، باہمی ہم آہنگی اور ملی بھائی چارے کی فضا کو مکدر بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کا غلط استعمال کر کے ایسے مسائل کو ابھارا جا رہا ہے جس سے پوری قوم میں فرقہ بندی کے رجحان کو ہوا مل رہی ہے اور یہ یہاں کے ذمہ دار علماء، واعظین اور دانشوروں کی ملی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مسائل پر بات کریں جو اس امت کو وحدت کی لڑی میں پرونے میں مدد دے سکیں نہ کہ ایسے مسائل پر جس سے ملت میں مزید انتشار اور افتراق پیدا ہو۔ میرواعظ نے اس مذموم سلسلے کو فوراً سے پیشتر بند کرنے پر زور دیتے ہوئے عوام الناس خاص طور پر ملت کے باشعور طبقے اور تعلیم یافتہ لوگوں سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ ملت میں انتشاری کیفیت پیدا کرنے والے ایسے نام نہاد خطیبوں اور واعظین کا بائیکاٹ کریں کیونکہ اسلام امن، اتحاد اور بھائی چارے کا دین ہے انتشار اور افتراق اور فرقہ بندی کا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے حساس مسئلہ پر غور و خوض کرنے اور ایک اجتماعی حکمت عملی ترتیب دینے کیلئے بہت جلد متحدہ مجلس علماء کا اجلاس طلب کیا جائیگا جس میں تمام مسالک سے وابستہ ذمہ دار علماء اور دینی انجمنوں کو دعوت دی جائیگی تاکہ ملت میں انتشاری کیفیت پیدا کرنے والے عناصر کی سرگرمیوں پر روک لگائی جا سکے۔ اس سیرتی تقریب میں وادی بھر کے درجنوں نامور پرائیوٹ تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات نے حصہ لیکر سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سیرتی تقریب میں کشمیر کے سرکردہ عالم دین مولانا محمد عباس انصاری، مولانا عبدالرشید داؤدی، مفتی غلام رسول سامون کے علاوہ معززین شہر اور دانشوروں کی بڑی تعداد اور انجمن کے جنرل سیکریٹری جناب محمد ابراہیم شاہ، پرنسپل ڈاکٹر جی ایم خان اور اراکین انجمن بھی موجود تھے۔ سیرتی تقریب میں پاترتیب پہلی پوزیشن آر پی اسکول کی طالبہ محترمہ صالحہ، دوسری پوزیشن کشمیر ہاروڈ انسٹی ٹیوٹ سرینگر کی طالبہ محترمہ ساکنہ نے دیگر طالب علموں میں انعامات تقسیم۔

اتحاد امت کی جانب توجہ ایمان کا حصہ ہے: مولوی غلام علی گلزار

سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر تنگ ظرف خطیبوں کے تعصب آمیز بیانات سے عوام کو ہوشیار رہنے کی ضرورت

آج امت مسلمہ انتہائی نازک دور سے گذر رہی ہے لیکن بعض تنگ ظرف خطیبوں اور منچلے نوجوانوں کی طرف سے سوشل میڈیا پر غیر ذمہ دارانہ بیانات کا مظاہرہ ہوتا ہے جس سے مسلمانوں کے درمیان تعصب اور نفرت بڑھتی ہے اور غلط فہمی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اہل علم اور صاحبان خطابت کو ایک دوسرے کے نزدیک آکر باہمی اختلاف اور موقف کی اصلیت کو جان لینے کیلئے جاودانہ نظر کرنا چاہئے، عوام کو بھڑکانے سے کسی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ملوکانہ اور ظالمانہ سامراج نے ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان غلط باتیں منسوب کر کے پروپگنڈا کیا ہے مصدقہ اور اصل ذرائع سے حقیقت تلاش کرنی چاہئے۔ بعض پروفیشنل خطیب اور واعظ ایجنسیوں کے ہاتھوں استعمال ہوتے ہیں اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ سوشل میڈیا کی ہر بات کو حرف آخر نہیں سمجھنا چاہئے۔

"ولایت ٹائمز" کو موصولہ پیغام کے مطابق کشمیر میں مولانا شوکت احمد شاہ جن کی شہادت 18 اپریل 2011 کو واقع ہوئی صاحب نظر مصلح تھے۔ وہ جمعیت اہل حدیث جموں و کشمیر کے صدر تھے، وہ شیعہ امامیہ اور احناف و دیگر معروف اسلامی مسالک کے پیرو مسلمانوں کو دینی بھائی کہتے تھے۔ اختلافی نقطہ نظر میں موعظہ حسنہ اور حکمت کے قرآنی حکم کی پابندی کرتے تھے۔ امت کے مشترکہ مسائل میں وحدت فکر و عمل کیلئے کوشاں رہتے تھے۔

کوئی عالم، مجتہد چاہے وہ کسی بڑے مدرسے سے تحصیل کر چکا ہو اور بنیادی عقائد دین کے پابند معروف مکاتب فکر کے کسی مسلمان کو "کافر" قرار نہیں دے سکتا ہے۔ سوشل میڈیا کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ محبت اور وحدت کا درس دینے کیلئے استعمال ہونا چاہئے۔ اہل علم کی عزت و زینت اسی میں ہے کہ وہ حسن اخلاق سے نصیحت و تبلیغ کریں۔ شدت پسند لہجہ اور طعن و بدگوئی سے پرہیز کریں ایسا کرنے سے ان کے متعلق جاہلانہ تصور پیدا ہوگا۔ جو شخص اصول و موقف سے واقفیت نہ رکھتا ہو اسے آنکھ بند کر کے لب کشائی زیب نہیں دیتی۔ اہل اسلام کو کسی کے مفاد میں مزدور بن کر استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ برادرانہ رابطے سے ایک دوسرے کے نزدیک آکر اور مصدقہ ذرائع سے جانکاری کی کوشش کر کے اختلافات کی فضا مسلح ہو سکتی ہے۔ مصالحانہ انداز الگ ہوتا ہے اور مخالفانہ انداز الگ ہوتا ہے۔ کریہہ سے نہیں دعوت سے اثر ہوتا ہے۔ آج دنیا میں مسلمان پریشان ہیں، غیرت دین اور درد امت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی بنیاد قرآن اور سنت رسول ہے اس کے حصول کی لگن میں مسائل پر تفرقہ پیدا نہیں کرنا چاہئے سب کو آخرت میں جواب دینا ہے۔

خادم دین و ملت: غلام علی گلزار (سابق سکریٹری مسلم پرسنل لا فورم کشمیر و بانی تحریک مکاتب امامیہ کشمیر)

امام عالیمقامؑ کی سیرت پر عمل پیرا میں تمام دکھوں کا مدوا اور قوموں کی آزادی یقینی: مولانا عباس انصاری

سرینگر/ یوم ولادت باسعادت سالار حریت نواسہ رسول حضرت امام حسین (ع) کے مبارک اور پرمسرت موقع پر جموں و کشمیر اتحاد المسلمین کے اہتمام سے گنڈ خواجہ قاسم بچن میں ایک عظیم الشان محفل میلاد کا انعقاد ہوا جس میں علمائے کرام، دانشور حضرات اور شعرائے کرام کے علاوہ عاشقان اہلبیت کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اپنے صدارتی خطبہ میں تنظیم کے سربراہ و سینئر حریت رہنما مولانا محمد عباس انصاری نے سردار جوانان جنت امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی یوم ولادت باسعادت کے مبارک و پرمسرت موقع پر عالم انسانیت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام عالی مقام کی سیرت کریمہ کی پیروی مظلومین جہاں کی سپر ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام عالی مقام کی مجاہدانہ زندگی عالم انسانیت کیلئے رہ عمل ہے۔ مولانا عباس انصاری نے کہا کہ آج کے دور میں روئے زمین ظالم و جابر افراد کے وجود سے آلودہ ہو چکی ہے ہر طرف قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے لہٰذا دنیا کو افکار و نظام حسینی (ع) کی اشد ضرورت ہے تاکہ دور حاضر کے یزیدی نظام کا خاتمہ ہو جائے جس سے انسانی اقدار کا تحفظ یقینی بن جائے۔ مولانا عباس انصاری نے کشمیر میں جاری حقوق بشری کی کھلم کھلا خلاف ورزیوں پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئے روز تعلیمی اداروں کو مقفل کرنا اور طلباء پر طاقت کا استعمال کرنا بدترین دہشتگردی، غنڈہ گردی اور انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور کٹھ پتلی حکمرانوں کا ایسے حربے مذموم اور افسوسناک عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم آصفہ کو انصاف دلانے کے بجائے نام نہاد حکمران اپنی کرسی کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور اس طرح کی حکمرانیت سے انہیں ذرا برابر بھی شرمندگی کا احساس نہیں ہو رہا ہے۔ مولانا عباس نے کہا کہ نام نہاد حکمران معصوم آصفہ کے قاتلوں کو بچانے میں پیش پیش افراد کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملا رہے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو گمراہ کرنے کے خاطر انصاف کا واحد واویلا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کشمیری قوم سے اپیل کی کہ وہ بلا مسلک و ملت متحد و منظم ہو کر اس سانحہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ انہوں نے امت اسلامیہ سے اپیل کی کہ وہ امام عالی مقام کی سیرت کریمہ پر عمل پیرا ہو جائیں تاکہ تمام دکھوں کا مداوا ہو سکیں اور مظلوم قوم کے لئے آزادی کا سورج طلوع ہو جائے۔

Prophet (SAWW), Imam Hussain (A.S) and Quran

On the day of Mubahilah when a spiritual contest between Prophet Muhammad (S) and the Christians of Najran was set up to invoke the curse of Allah (SWT) on the liars, Hussain (A) and his family were the only ones accompanying the Prophet. Prophet Muhammad (S) had orders from Almighty Allah (SWT) through the verse of Mubahilah to take Hassan and Hussain (A) as his children with him.

By Hakim Suhail Abbas Al Kashmiri

The city of Medina witnessed the birth of a blessed boy in the house of Lady Fatimah (A) and Imam Ali (A) on the third of *Sha'ban* in the year 4 after Hijra.

Imam Al-Hussein (A) was later nicknamed the "Master of Martyrs."

This newly born baby was the second son of a family whom the Prophet of Islam (S) saluted by the name of "Ahl al-Bayt" (people of the house of the Prophet). They were referred to as Ahl al-Bayt after Prophet Muhammad (S) received the verse of Tat'hir (Purification) (Quran, 33:33). His mother was Lady Fatimah (A), one of the greatest women in history, whose deep knowledge, morality, purity, and other great characteristics are well known, a mother whose rank and status is described by the Holy Quran in a whole chapter. Safia daughter of Abdul Muttalib, Asma daughter of Umais, and Um Salama were present when Imam Hussain (A) was born.

When the Prophet (A) asked Safia (his aunt) to bring him the newborn, she said: "We have not cleaned him yet." When the Prophet heard this, he (S) said: "Do you want to clean him? Surely Allah, the Exalted, has cleaned and purified him"

Asthma brought the newborn to the Prophet (A). The infant was wrapped in a piece of cloth. The face of the Messenger of Allah (S) lit up upon seeing his grandson. He took him in his arms. He recited the call to prayer (adan) into his right ear, and read the shorter version (iqama) in his left ear. He, then, placed the baby in his lap and wept.

"May my father and mother be your sacrifice," Asma asked him, "why are you crying?"
"Because of this son," he (S) replied.
"He is a newborn baby," she said.

"O Asma," he (S) said, "After me, the transgressing party will mytyr him. May Allah never grant them my intercession." Then he said: "Asma, do not tell Fatima about this, for she has just given birth to him.

The Prophet's flowers

The first voice to reach the ears of Husain ('a) was that of his grandfather, the Holy Prophet (s) who was the first to have turned towards God and called the people towards Him and his slogan was: "Allah is the Greatest. There is no god except Allah…"

The Holy Prophet (s) inculcated these words into the soul of his grandson; words, which were the essence of faith and reality of Islam and he imbibed these things into the newborn child and taught him about them. They became a part of his elements and basics of his existence. He became absolutely devoted to these concepts in every aspect of his life. Thus he hastened towards the field of Jihad and sacrificed everything so that this formula of faith may be exalted on the earth and powers of righteousness and goodness may become dominant and signs of apostasy of ignorance that were trying to put out the divine light may be subjugated and destroyed.

The Holy Prophet (s) personally took up the rearing of Imam Husain and gave him a lot of attention and mingled his feelings, emotions and aspirations with that of his own. On the basis of what historians state, he used to place his thumb in the mouth of the child. His Eminence took him in his arms and placed his tongue in his mouth so that the exudation of prophethood may be fed to him in the condition that he used to tell him: "Behold O Husain! Behold O Husain! The Almighty Allah has not accepted for you except what He intended, that is Imamate that shall be for you and your descendants.

Regarding this Sayyid Tabatabai says:

"They (people who martyred him) kept him away from water, thirsty. The one whom his grandfather Mustafa gave him his fingers to suck. Sometimes he gave him his thumb to suck and sometimes his tongue so that his nature may be inculcated into him. The child whom the Prophet himself reared and after his basic goodness there sprouted out from him branches of righteousness (other Imams)."

Moreover, historians have recorded incidents and narrations in this respect. In one account it has been said that the Prophet's prostration took longer than usual in his prayer. People came to the Prophet and asked, "Were you receiving a revelation or order from Allah during prostration?" Prophet Muhammad (S) replied, "No, my son Hussain had climbed onto my back; I waited until he wished to come down." This is an example showing how the best creature of Allah (SWT) treated Hussain (A) while he was in the best state of worship.

The companions had seen Prophet Muhammad (S) repeatedly carrying Hassan and Hussain (A) on his shoulders and play with them. At other times he would kiss Hussain (A) and say, "Hussain is from me, and I am from Hussain. May Allah love him who loves Hussain." In other traditions the Prophet would say, "Hassan and Hussain (A) are my two aromatic flowers from this world."

Nonetheless, most people knew that the Prophet's love for his two grandchildren, especially for Hussain (A) was not a usual love of a grandfather for his grandchild. According to the Holy Quran, the Prophet's (S) actions and words are apart from his desires: " Indeed in the Messenger of Allah you have a good example to follow …" (Quran, 33:21).

Prophet Muhammad's (S) recommendations and affections for Hussain (A) were in fact portraying an important fact. He would repeatedly inform people that salvation and prosperity can only be found through the friendship and love of Imam Hussain (A). Umar Ibn Khattab narrates from Prophet Muhammad (S): "Hassan and Hussain are masters of the youth in heaven. Whosoever loves them has loved me, and whosoever has animosity with them, is my enemy."

In another account the Holy Prophet has also said, "You came to awareness by me; you found the right path and were guided by Ali; you were given blessings through Hassan; but your eternal salvation is with Hussain. Be aware that Hussain is a door from the doors of heaven. Whosoever has animosity towards him can never enter heaven."

The Messenger of God said: "Verily Husayn is a door from the doors of Paradise; God has made even the smell of Paradise unlawful for those who antagonize Husayn." Source: Maqtal Al-Husain By Al-Khawarezmi V1 P14. Bihar Al-Anwar V35 P405 H28

Holy Quran and Imam Hussain (A.S)

Imam Hussain (A) was still a child when several verses of the Holy Quran were revealed either about or referring to him. One of those verses is referred to as the verse of Mubahilah (Quran, 3:61).

On the day of *Mubahilah* when a spiritual contest between Prophet Muhammad (S) and the Christians of Najran was set up to invoke the curse of Allah (SWT) on the liars, Hussain (A) and his family were the only ones accompanying the Prophet. Prophet Muhammad (S) had orders from Almighty Allah (SWT) through the verse of Mubahilah to take Hassan and Hussain (A) as his children with him.

Imam Hussain (A) was one of the five people in regards to whom the verse of Tat'hir (Purification) was revealed. He, his father, brother, and mother were under the Prophet's cloak when Allah (SWT) revealed to His Messenger: "Verily Allah desires to remove all kinds of uncleanness from only you, O Ahl al-Bayt (people of the house), and to definitely purify you." (The Holy Quran, 33:33).

This verse of the Holy Quran is clear proof of the infallibility of this family and their purification from all sins and mistakes.

In another verse, Allah (SWT) commands all Muslims to love those closely related to Prophet Muhammad (S): "***Say: I do not ask of you any reward for it but love for my near relatives?***" (Quran, 42:23). When the companions asked Prophet Muhammad (S) who these "near relatives" were, the Prophet (S) replied: "They are Ali, Fatimah and their two children."

Some Traditions of Holy Prophet (S) for Imam al-Husain (AS)

The Messenger of Allah said: "Al-Hasan and al-Husain are the chiefs of the youth of Paradise and Fatimah is the chief of their women."

Also it is narrated that the Messenger of Allah said: "Husain is from me and I am from Husain." The last part of the above tradition probably means that Imam Husain (A), by sacrificing himself and his family, preserved the religion of Prophet Muhammad (S) from full annihilation.

The Prophet (A) looked toward Ali, Hasan, Husain, and Fatimah (A), and then said: "I am in war with those who will fight against you, and in peace with those who are peaceful to you."

The Messenger of Allah said: "He who loves al-Hasan and al-Husain, has loved me, and he who makes them angry has made me angry."

It is narrated that the Messenger of Allah said: "I named Hasan, Husain and Muhsin, the names of the sons of Aaron (Haroon) who were: Shubbar, Shubair, and Mushbir."

Usamah ibn Zayd narrated: "I went to visit Prophet (S) and he came out with something (I did not know what) under his cloak. When I had finished telling him my purpose to visit him, I asked him what he had under his cloak, and when he opened it I saw al-Hasan and al-Husain under it. He then said, "These are my sons and my daughter's sons. O Allah, I love them, so I beseech Thee to love them and those who love them."

Anas ibn Malik Narrated: "When Allah's Messenger (S) was asked which member of his family was the dearest to him, he replied, Al-Hasan and al-Husain. He used to say to Fatimah, Call my two sons to me and then would sniff and cuddle them."

Author hails from Srinagar Kashmir is a Social Activist and can be reached at suhailkashmiri1435@gmail.com

Rape as a Political tool

A rape is a brutal and heinous crime. But sadly in India, a rape also becomes a political issue, The groundswell of horror against gory gang rape and murder of an eight-year-old in Jammu and Kashmir's Kathua

Syed Mujtaba

Human Rights Watch investigations in the former Yugoslavia, Peru, Kashmir, conflicts, whether international or internal in scope. HRW found that rape of women civilians has been deployed as a tactical weapon to terrorize civilian communities or to achieve "ethnic cleansing," a tool in enforcing hostile occupations, a means of conquering or seeking revenge.

Yet rape in conflict or under repressive regimes is neither incidental nor private. It routinely serves a strategic function and acts as a tool for achieving specific military or political objectives. Like other human rights abuses, rape serves as a means of harming, intimidating and punishing individual women. Further, rape almost always occurs in connection with other forms of violence or abuse against women or their families. There are different ways in which rape functions as a tactical weapon.

History is evident that in conflict areas rape of women of particular ethnic identities as part of their campaigns to drive these women, their families and communities out of the area , state or country. Same is the case in Kashmir Where Women has also been raped and killed after being abducted by various elements.

Demographic changes

Nothing has changed from centuries because in year 2016 when The deputation of farmers including a Hindu farmer approached lal Singh (BJP) JK Legislator at his official residence at Gandhi Nagar on May 18 2016 in connection with issues pertaining to their orchard land.

"The Minister asked for names of delegation and after knowing that they are from a particular community (Muslims) used abusive language against Muslim community without listening to their pleas and said 'Oye Gujroo tum 1947 bhool gaye ho' (You Gujjars, have you forgotten 1947?)" and in the same matter the complaint was filed by the farmers with Police Station Gandhi Nagar, Jammu.

At least two to four lakh Muslim residents of Jammu were massacred by communal forces in 1947, described by historians as a planned cleansing of the community from the region.

The historians say that the killings carried out by the Hindu ruler's army and Sikh army was a "state sponsored genocide" to bring out demographic changes in Jammu - a region which had an overwhelming population of Muslims.

"The massacre of more than two lakh (two hundred thousands) Muslims was state-sponsored and state supported. The forces from Patiala Punjab were called in, RSS (a right-wing Hindu organisation) was brought to communalise the whole scenario and kill Muslims," as per PG Rasool, the author of a book The Historical Reality of Kashmir Dispute.

The Muslims, who constituted more than 60 percent of the population of Jammu region, were reduced to a minority after the killings and displacement.

Furthermore when the then Indian Prime Minister of India Pandit Jawahar Lal Nehru and Kashmiri leader Sheikh Abdullah met a delegation of Muslims in Jammu, they were told about the "tragic events" but they preferred to remain silent.

"They didn't want that people in Kashmir - which had a Muslim majority from the beginning - should know about it because it could have led to demonstrations. The state from the beginning has tried to cover up it. So we don't call it massacre but it was a staged genocide that is unfortunately not talked about,"

"They thought even if they lose Kashmir at least they should get Jammu and the only way was to have a Hindu majority."

A rape is a brutal and heinous crime. But sadly in India, a rape also becomes a political issue, The groundswell of horror against gory gang rape and murder of an eight-year-old in Jammu and Kashmir's Kathua The details are gory to such an extent that my fingers tremble while writing them.

The child was kidnapped, confined using sedatives and repeatedly gang-raped in a temple. She was strangled and then pelted with a heavy stone. But rather than focusing on the fact that a child was abused and murdered, the discussion appears to have taken a different turn. The matter has turned into a Hindu versus Muslim debate in the country. It seems to be of utmost importance that the victim was a Muslim and the accused perpetrators Hindus. right-wing Hindu groups like the Hindu Ekta Manch have come out in support of the suspected rapists and held protests in the state.

And a couple of ministers from the ruling Bharatiya Janata Party (BJP) of Prime Minister Narendra Modi took part in these protests. The incident took place in January this year but it came to public notice when the police filed the case after doing a meticulous investigation nailing the culprits in April. However, what came as a shock was the way in which Bar Association of Jammu came out in favour of the accused. They prevented the police from filing the report in the court.

Rajawat, an advocate in Jammu, took up the case of the 8-year-old Bakarwal girl who was raped and murdered in January. Within days of her decision, even as many from the Bar took to the streets — some brandishing sticks — and shouted slogans against the state government, asking that the case be transferred from the J&K police's crime branch to the CBI, she began getting threats to stay away.

From last one week whole of the humanity mourn the rape and murder of a little girl in kathua. Her crime was that she belonged to the bakerwal community that the Hindutva forces want out of area. Her rape and murder are part of a larger narrative of communal violence with womens bodies being used as a battle filed. As long as the perpetrator of crime is an institution and obstructer of justice the state itself more and more rapes will happen as a political weapon.

Syed Mujtaba Adv, Human Rights Defender (Chairman at Kashmir Policy Research Initiative) and can be mailed at juan.aalam@gmail.com

A Continue Bloodbath in Kashmir

Mir Arshid Hussain

Today it is a difficult to look at Kashmir as the heaven on earth and the Switzerland of Asia it is not nor has it been Kashmiri's natural beauty has draped in its sleeves what its population has gone through "My valley is full of red now" it is totally 100% hunting place the shrieks of widows, the wailing of orphans innocents and the disfigured pellet-blinded faces has made this paradise as a horrible place to exist here which is known as the valley of saints and it has been drenched in blood throughout history and it is still red even today.

Raising military and militancy in valley and crackdowns, curfews and damage of properties during ecounters has made people life miserable and created mental disorder among youths.

"Why is it only happened in my valley
"Here a mother" loses"---her loving sons
Here a sister" loses"---brother
Here a friend "loses"--his best friend
Here a father carries the coffin of his son

I am here demanding a different life a life were the entire land. I belong to exist as it on the nation of the map of the world were I don't live and die with an uncertain identity. Here I demand a particular different life were there are no curfews, no chaos, no bunkers, no check posts, no civilian killings, no search operations and no more humiliation of mothers and sisters etc.

"The paradise which belongs to mine the tress of Paradise which bears sweet fruits is now pelleted stones on us "Why my valley isn't now safe for us but a safe place for outdoors.

Now I pray to my Alightimy Allah make us bloom like that of blooming buds and come out us from this tyranny and bring peace in our valley.

Mir Arshid Hussain hails from Sebdan Budgam is the student of Journalism and Mass communication at RIMT University Punjab.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

Weekly WILAYAT TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:17 | Pages:16 | 23rd April 2017 to 29nd April 2018 | Rs.5/-

Kathua Case That Has Left the Humanity in Shock.

Nine years have gone and the justice is yet to be done to Nelofar Jan and Asiya Jan. Shopian Case has left dozens of questions for the Indian Goverment. "We very much hope that the authorities will bring the perpetrators to justice so they can be held accountable for the murder of this young girl," he said.

By Sahil Abas

My Dear Readers , I'm speechless, hurt and heartbroken. We want Justice for Sister Asifa but unfortunately, We are under the thumb of that woman, who has just one ear to hear. For real, We have forgetten 29 and 30 May 2009, when two young women namely Aasiya Jan and Nilofar Jan were raped and murdered in Shopian that case still awaits justice. Today, I grieve, not just for Asifa but for a humanity that no longer exists in India.

India says Kashmir is a free part of a free country. If that is so, why are we being brutalized? Why are women gang raped?

Sister Asifa was raped and murdered at the age of 8 . My dear Readers, In fact, it is the time of life where Children are taught how to play, speak, act and move. What were we doing when we were 8 years old? Of Course, Enjoying childhood, playing with stones & Cartoons, studying, making friends and attending school as we dreamed about growing up some day? And we did. But Sister Asifa didn't. She might have planned to do something uplifting and informative in near Future. Alas! She couldn't because she was being gagged, kidnapped, drugged, raped, tortured and murdered. All this, under a "Temple" which is said to be a place of God, a place of holiness, a place of worship. A place where people come to wash away their sins is where men sinned. Think, think & think then ask yourself at least once should a girl aged 8 be raped and murdered? Alas! People say one thing and the reality is something else. It is a horror story beyond sexual violence in India. It was not just another isolated, horrific episode of sexual violence in India, but a planned attack to drive Asifa's nomadic community out of the area.

Asifa Bano was grazing her horses in a meadow in Kashmir when she was kidnapped, drugged, raped and murdered by a group of men.

As per Reports, In early January, Asifa Bano , an 8-year-old girl in a purple dress, was grazing her horses in a meadow in Kashmir when a man beckoned her into a forest. She followed. According to police, he grabbed her by the neck and forced her to take sleeping pills. With the help of a friend, they say, he dragged her to a nearby temple and locked her inside. For the next three days, police say, the two men and at least one other raped her, again and again. Suspects told investigators that their motive had been to drive Asifa's nomadic community out of the area. In the end, she was strangled, after one of the men allegedly insisted on raping her one last time.

Days later, Asifa's crumpled body was found in the forest, in the same purple dress, now smeared with blood.

My Dear Readers, All those who wish Justice For Women should stand up and raise their voices against the rapists and their protectors in Kathua.

An Indian professional tennis player Sania Mirza tweeted that she speaks against rape cases of all girls, irrespective of what religion they belong to. Owing to the recent streak of rape incidents in Kathua, Unnao districts and elsewhere that has shook Indians to the core Sania Mirza called out people to treat religion and crimes as two separate entities. Furthermore, She said, "I ask this of you not as an Indian, not as a person who is married to a person from 'Pakistan'… or as a woman, but as a human being."

United Nations Wants Modi Government To Take Action:

UN Secretary-General Antonio Guterres's spokesperson Stephane Dujarric told reporters on Friday that he has seen reports about the "horrific case" of the abuse and murder of the nomadic Bakerwal community girl in Jammu and Kashmir's Kathua.

"We very much hope that the authorities will bring the perpetrators to justice so they can be held accountable for the murder of this young girl," he said.

Prime Minister Narendra Modi in Delhi on Friday. Finally breaking his silence on the rape-murder of an 8-year-old girl in Jammu and Kashmir's Kathua rape case, Prime Minister Narendra Modi on Friday promised justice.

Right after his statement, Congress president Rahul Gandhi tweeted, "Dear Prime Minister, Thank you for breaking your long silence. You said 'our daughters will get justice'. India wants to know: when?"

Being a Student, it is believed by me that there wouldn't be Justice in Kashmir. My Dear Readers, Whether we are aware of it or not, our past experiences play an enormous role in determining where we are today. As it is known by you that there was a day in Kashmir when the two young women (on the 29th day of May 2009) went to their apple orchard at Bongam, Shopian and did not come back home. Next morning, at the crack of dawn, the two dead bodies of Asiya and Nelofar were mysteriously found in Rambiaara. As soon as the news spread about the incident, whole Kashmir Valley was up in arms and demonstrations erupted at every nook and corner. The masses out rightly protested against the double rape and murder case and demanded justice for the twin victims."

It goes without saying that the word Justice in Kashmir has been often mocked, molested and murdered.

In fact, Someone has rightly said that, To wait for justice in Kashmir is to wait for Godot to come. Waiting for Godot is a play by Samuel Beckets , in which two characters, wait for the arrival of someone named Godot who never arrives. Those who have been had here go from pillar to post and hope that justice will be given to them and their culprits will face the music. But,it hardly gets materialized.

Oh My Allah, Nine years have gone and the justice is yet to be done to Nelofar Jan and Asiya Jan. It is a dark blot on the so called democratic India.

Although, it is not only Asiya and Nelofar but thousands other women like an eight year old girl of Kathua.

Alas! We are unable to sleep soundly at Night because we aren't sure whether we can awake next morning or not. In Kashmir every woman promises not to have Children because there is no safety for their innocence. I grieve for the Children who will never be able to enjoy their innocence in the sun. And for parents who wish they never had Children.

The death of Sister Asifa has left dozens of questions for the Indian Goverment.We will keep searching for justice, no matter what may come.You could not give us justice but surely the justice of hereafter is better than your so called democratic justice, there you can not hide your deeds.

Author hails from Chayor Budgam Kashmir